بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمونہ سلف حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب مدفیوضہم

از: حضرت مولانا عمار احمد الہ آبادی مدظلہ العالی

(خلیفہ مجاز مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ فتحپوریؒ، وبانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ افضل المعارف الہ آباد)

حضرت حکیم الامت، مجدد الملت، قطب عالم مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی جلالت شان سے آج زمانہ واقف ہے۔آپ کے سلسلہ کی برکت ومقبولیت کی بین دلیل جو کھلی آنکھوں نظر آتی ہے اور ہر شخص پر عیاں ہے کہ آج اطراف عالم میں حضرت (تھانویؒ) کا فیض ہر سو جاری ہے۔

بہ فیض مولوی معنوی تھانوی ہر سو ہوئی انوار کی بارش بنا عالم یہ نورانی

حضرت (مولانا اشرف علی تھانویؒ) کے خلفاء، پھر ان کے خلفاء کے خلفاء سارے عالم میں پھیلے ہوئے ہیں، جن کے واسطے سے حضرت (تھانوی) رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کے انوار اطراف عالم پر ضیا بار ہو رہے ہیں اور کتنے مردہ قلوب میں حیات نو پیدا ہو رہی ہے۔آپ جہاں بھی پہنچ جائیں وہاں اس سلسلہ کا فیض نظر آئے گا۔

چنانچہ جب بھٹکل کا سفر ہوا تو دیکھا کہ اس سلسلہ کی ایک شمع وہاں بھی ضو فشانی کر رہی ہے اور نسبت تھانوی کا حامل ایک مرد کامل مسند ارشاد پر متمکن ہے اور امت کی اصلاح وتربیت میں ہمہ تن مصروف ہے۔جس کے اندر اخلاق فاضلہ، تواضع، توکل اور استغناء کی شان نمایاں ہے۔میری مراد نمونہ سلف حضرت ڈاکٹر علی ملپا کی ذات گرامی ہے۔

ماشاء اللہ آپ کو ابتداء ہی سے ایسا ماحول میسر آیا جس میں رہ کر اپنے ماموں محترم جناب محمد حسین صاحب مرحوم (جو مولانا قاری طیب صاحب قاسمیؒ سے بیعت تھے) کی صحبت وتربیت کی برکت سے ایام طفلی ہی میں پابند صوم وصلاۃ اور تہجد گذار ہو گئے اور اسی وقت سے علماء دیوبند خصوصا حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی عقیدت ومحبت قلب میں راسخ ہو گئی، جس کا اثر یہ ہوا کہ جب اصلاحی تعلق کے لئے مرشد کامل کی طلب پیدا ہوئی تو حضرت حکیم الامت قدس سرہ کے خلفاء پر نظر گئی اور یکے بعد دیگرے حضرت تھانویؒ کے پانچ خلفاء سے رجوع فرمایا۔

۱) سب سے پہلے حضرت مولانا عیسیٰ صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا۔ان کے بعد

۲) حضرت حاجی حقداد خان صاحب لکھنویؒ سے رجوع فرمایا۔

۳) پھر حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔اور جب آپؒ پاکستان ہجرت فرمانے لگے تو مصلح الامت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوری قدس سرہ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔

۴) چنانچہ آپ ہی کے مشورہ سے حضرت مصلح الامت (مولانا شاہ وصی اللہ فتحپوریؒ) سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا اور ۱۹۵۴ء عیسوی میں حضرت (مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سے بیعت ہوئے اور برابر خدمت والا میں الہ آباد و بمبئی جہاں بھی حضرت رحمۃ

اللّٰہ علیہ کا قیام رہا حاضری ہوتی رہی اور تیرہ (۱۳) سال کا عرصہ حضرت فتحپوریؒ ہی کے زیر تربیت گذارا۔ زمانہ قیام الہ آباد ہم لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب بھی ڈاکٹر (علی ملپا) صاحب موصوف تشریف لاتے تو آپ کو حضرت والا (مولانا وصی اللّٰہ صاحبؒ) اپنا خصوصی مہمان بناتے اور آپ کے ساتھ بہت خصوصیت کا معاملہ فرماتے۔ تازندگی اپنی خاص توجہ مبذول فرماتے رہے۔ چنانچہ بیعت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کے احوال باطنی سے اس قدر مطمئن ہوئے کہ اپنے مجازین میں شامل فرمالیا اور اصلاح وتربیت کی خدمت سپرد فرمائی۔ چنانچہ حضرت (مولانا شاہ وصی اللّٰہ) رحمۃ اللّٰہ علیہ کے حکم سے ڈاکٹر (علی ملپا) صاحب موصوف نے بھٹکل کے متعدد مقامات پر اصلاحی مجالس کا سلسلہ شروع فرمایا جو تادم تحریر قائم ہے اور اس سے طالبین فیضیاب ہو رہے ہیں۔

۵) حضرت مصلح الامت (مولانا شاہ وصی اللّٰہ صاحبؒ) کی وفات کے بعد محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب حقی ہردوئی نوراللّٰہ مرقدہ سے تجدید بیعت فرمائی، حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بھی موصوف کو اپنا مجاز بیعت بنایا۔

اب ماشاءاللّٰہ آپ کے حلقہ ارادت میں طالبین کی کثیر تعداد داخل ہوکر آپ کی نسبت باطنی سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ اس سلسلہ کو ہمیشہ جاری وساری رکھے۔ آمین

ڈاکٹر صاحب موصوف سے احقر کا تعلق عرصہ دراز سے ہے۔ الہ آباد کے بعد مختلف مقامات پر ملاقات ہوتی رہی۔ بھٹکل آنے کے بعد اس دیرینہ تعلق ومحبت میں اضافہ ہوا اور اس دفعہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی مخصوص مجلس میں بیان کی فرمائش کی۔ چنانچہ ۲/ڈسمبر ۲۰۱۱ء عیسوی یوم جمعہ بعد نماز عصر آپ کی مجلس میں حاضری ہوئی اور وہاں علمی مذاکرہ کا اتفاق ہوا، جس سے حاضرین مجلس کافی متاثر نظر آئے۔ چنانچہ باتیں سب حضرت مصلح الامت (شاہ وصی اللّٰہ رحمۃ اللّٰہ علیہ) کی تھیں، گو احقر کی زبان سے سنی جارہی تھیں، اس لئے سامعین پر اثر ہوا۔ ایسے ہی مواقع پر شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نوراللّٰہ مرقدہ نہایت وجدآفریں انداز میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

جہاں جاتے ہیں ہم تیرا افسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگ محفل دیکھ لیتے ہیں

اس بات سے دلی مسرت ہوئی کہ موصوف کا پورا گھرانہ اور سب حاضرین مجلس دینی وخانقاہی رنگ میں رنگے ہوئے دکھائی دئے۔ سبھی پر تواضع وخاکساری، تدین وتقوی اور خلوص ومحبت کے آثار نمایاں تھے اور سب کے سب اخلاق نبوی کا نمونہ پیش کررہے تھے اور خود محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت خلوص ومحبت اور خصوصیت کا معاملہ فرمایا۔ یقیناً یہ سب ڈاکٹر (علی ملپا) صاحب موصوف کی تربیت اور توجہ باطنی کا اثر اور سلسلہ کی خصوصیت ہے۔ اللّٰھم زدفزد.

بوقت رخصت بے اختیار یہ شعر زبان پر جاری ہوا۔

آرزوئے دید جاناں بزم میں لائی مجھے
بزم سے میں آرزوئے دید جاناں لے چلا

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو بڑوں کی اصلاح وتربیت کے ساتھ اہل بھٹکل کے بچوں اور بچیوں کے دینی تعلیم کی فکر بھی دامن گیر ہوئی تو اس کے لئے کوشش وسرگرمی شروع کی اور چند مخلص احباب کو اپنا ہمنوا بنا کر حضرت مصلح الامت قدس سرہ کے مشورہ اور حکم سے ایک مدرسہ (جامعہ اسلامیہ بھٹکل) قائم فرمایا اور بعض مخلصین کی حوصلہ افزائی سے مدرسہ میں دینی تعلیم شروع ہوئی۔ اس مدرسہ کا افتتاح ۱۸/ربیع الاول ۱۳۸۲ھ ہجری مطابق ۲۰/اگست ۱۹۶۲ء عیسوی حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب قاسمی رحمہ اللہ مبلغ دارالعلوم دیوبند ومجاز حضرت مصلح الامت (مولانا شاہ وصی اللہ فتحپوریؒ) کی دعا سے ہوا اور بفضلہ تعالی درجہ بدرجہ ترقی کے منازل طے کرتا ہوا آج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ''جامعہ اسلامیہ بھٹکل'' کی شکل میں موجود ہے اور ایک عالم اس سے فیضیاب ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر علی ملپا صاحب مدفیوضہم کے اس گراں قدر مخلصانہ صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور تاقیامت جاری رکھے، آمین